مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

کراچی

محبت ذریعہ قرب و معیّت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ حضورؐ کیا فرماتے ہیں ایسے شخص کے بارے میں جس کو ایک جماعت سے محبت ہے لیکن وہ ان کے ساتھ نہیں ہو سکا؟ تو آپ نے فرمایا جو آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اس کے ساتھ ہی ہے (یا یہ کہ آخرت میں اس کے ساتھ کر دیا جائے گا۔)

(صحیح بخاری، مسلم، معارف الحدیث)

جلد ۱
۲۶ جمادی الاول تا ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۴۰۳ھ ۱۲ تا ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۸۳ء
شمارہ ۳۹

خصائل نبوی بر شمائل ترمذی

حضور علیہ السلام کی انگوٹھی کا بیان

حضرۃ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ

س:- ان سے قبل کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا؟

ج:- نہیں۔ بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ ہرقل نے پوچھا کہ بدعہدی کا کیوں خوف ہے تو ابو سفیان نے کہا کہ میری قوم نے اپنے حلیفوں کو ان کے حلیفوں کے خلاف مدد کی ہے۔ اس پر ہرقل نے کہا کہ جب تم ابتداء کر چکے ہو تو تم زیادہ بدعہد ہوئے۔ اس کے بعد ہرقل نے از سر نو سلسلہ شروع کیا اور کہا کہ میں نے تم سے انؐ کے نسب کے بارہ میں سوال کیا تم نے عالی نسب بتایا۔ انبیاء علیہم السلام اپنی قوم کے شریف خاندان ہی میں پیدا ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ان کے بڑوں میں کوئی شخص بادشاہ ہوا ہے تم نے کہا نہیں۔ مجھے یہ خیال ہوا تھا کہ شاید اس بہانے سے وہ بادشاہت کو واپس لینا چاہتے ہیں۔ میں نے ان کے متبعین کے بارے میں سوال کیا کہ شرفاء ہیں یا کمزور لوگ۔ تم نے جواب دیا کہ کمزور لوگ ہیں۔ ہمیشہ سے انبیاء علیہم السلام کا اتباع کرنے والے ایسے ہی لوگ ہوا کرتے ہیں (کہ شرفاء کو اپنی نخوت دوسروں کی اطاعت سے روکتی ہے) میں نے سوال کیا تھا کہ اس دعویٰ سے قبل تم دروغ گوئی کا الزام ان پر لگاتے تھے؟ نہیں تم نے انکار کیا میں نے یہ سمجھا تھا کہ شاید لوگوں کے متعلق جھوٹ بولتے بولتے اللہ پر بھی جھوٹ بولنا شروع کر دیا ہو (مگر جو شخص لوگوں کے متعلق جھوٹ نہ بولتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کیا جھوٹ بول سکتا ہے) میں نے سوال کیا تھا کہ اس کے دین میں داخل ہو کر اس سے ناراض ہو کر کوئی مرتد ہوتا ہے تم نے اس سے انکار کیا۔ ایمان کی یہی خاصیت ہے جبکہ اس کی بشاشت دلوں میں گھس جائے۔ میں نے پوچھا تھا کہ وہ لوگ بڑھتے رہتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں۔ تم نے کہا کہ بڑھتے جاتے ہیں۔ ایمان کا خاصہ یہی ہے حتیٰ کہ دین کی تکمیل ہو جائے۔ میں نے ان سے جنگ کے بارے میں سوال کیا تھا تم نے کہا کبھی وہ غالب کبھی ہم غالب۔ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہمیشہ یہی برتاؤ رہا لیکن بہتر انجام انہیں کے لئے ہوتا ہے۔ میں نے بدعہدی کے متعلق سوال کیا تم نے انکار کیا۔ یہی انبیاءؑ کی صفت ہوتی ہے کہ وہ بدعہد نہیں ہوتے۔ میں نے پوچھا تھا کہ ان سے قبل کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تم نے اس سے انکار کیا۔ میں نے خیال کیا تھا کہ اگر کسی نے ان سے قبل یہ دعویٰ کیا ہوگا تو میں سمجھوں گا کہ یہ اُسی قول کی تقلید کرتے ہیں۔ جو ان سے پہلے کہا جا چکا ہے۔ اس کے بعد ہرقل نے ان لوگوں سے پوچھا کہ ان کی تعلیمات کیا ہیں! ان لوگوں نے کہا نماز پڑھنے کا، صدقہ کرنے کا، صلہ رحمی کا، عفت و پاک دامنی کا حکم کرتے ہیں۔ ہرقل نے کہا اگر یہ سب امور سچ ہیں جو تم نے بیان کئے تو وہ بے شبہ نبی ہیں۔ مجھے تو یہ یقین تھا کہ وہ عنقریب پیدا ہونے والے ہیں مگر یہ یقین نہیں تھا کہ تم میں سے ہوں گے۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں ان تک پہنچ سکتا ہوں تو ان کے ملنے کی خواہش کرتا (مگر اپنے قتل اور سلطنت کے زوال کے خوف سے جا نہیں سکتا) اور میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا۔ بلا شبہ ان کی سلطنت اس جگہ تک پہنچنے والی ہے جہاں میں

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ ———— ۶۰ روپیہ

ششماہی ———— ۳۵ روپیہ

سہ ماہی ———— ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ———— ۲۱۰ روپیہ

کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور

شام ———— ۲۴۵ روپیہ

یورپ ———— ۲۹۵ روپیہ

اسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا ———— ۲۴۰ روپیہ

افریقہ ———— ۲۱۰ روپیہ

افغانستان، ہندوستان ———— ۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت۔ ۲۰/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

۲۔ خصائل نبوی ﷺ۔
حضرت شیخ الحدیثؒ

۴۔ افادات عارفی۔
حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفیؒ

۵۔ اداریہ
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

۷۔ اسلام کا نظام معیشت۔
زاھد منیر عامر

۱۲۔ کاروان ختم نبوت۔
چشتی صابری

۱۵۔ قادیانی تلبیس کا ازالہ۔
مولانا تاج محمد صاحب

۱۷۔ حیات عیسیٰ ؑ۔
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

۱۹۔ چنیوٹ کانفرنس۔
منظور احمد الحسینی

۲۰۔ قومی اخبارات کا مطالعہ۔

۲۳۔ تبصرۂ کتب۔ حسینی صاحب

۲۴۔ گلہائے عقیدت۔ علی اصغر چشتی صابری

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی ✓ حافظ گلزار احمد

غلام یٰسین تبسم

پند و نصائح

ضبط و ترتیب
منظور احمد الحسینی

افادات عارفی

نماز ایمان کی صورت مثالی ہے

ملفوظات حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ العالی

فرمایا :- یہودیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ ابتداءِ اسلام سے آج تک مسلمان مغلوب نہیں ہوئے۔ ہم نے ہر طرح سے اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت کی مختلف عنوانات سے ان کو گمراہ کرنے کی بھرپور کوششیں اور تدبیریں کیں، زور آزمائی بھی کر کے دیکھ لی کہ ان کا اسلام ان کے ایمان کیطرح کمزور کر دیا جائے۔ آخر ایک حربہ سمجھ میں آیا اس میں ہم کامیاب ہو گئے کہ ان کے معاشرے کو خراب کر دیا جائے اور اس طرح سے ان کے مردوں اور عورتوں کو تہذیب حاضرہ میں ایسا رنگ دو کہ یہ آہستہ آہستہ اس رو میں بہہ کر اسلام سے برگشتہ ہو جائیں۔ اسمیں وہ کامیاب ہو گئے لیکن میں کہتا ہوں اس کے باوجود ایمان مسلمانوں کے دل میں اب بھی موجزن ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ پچھلے سالوں میں جب خانہ کعبہ پر قبضہ کیا گیا تو تمام مسلمان مشتعل ہو گئے۔ چاہے وہ کسی ملک کے رہنے والے تھے چاہے وہ نمازی پڑھتے ہوں یا نہیں لیکن ان کے دلوں میں اپنے مرکز کی محبت ہے معلوم ہوا ایمان بہت بڑی دولت ہے۔ اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ ساتھ ساتھ ایمان کے بعد، نماز سب سے اہم چیز ہے لہذا اس کی بھی قدر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ نماز ایمان کی ایک صورت مثالی ہے۔

مثلاً اللہ تعالیٰ کی حضرت موسیٰؑ سے باتیں ہو رہی ہیں۔ پوری میں تو فرمایا اقم الصلوٰۃ لذکری۔ نماز پڑھا کرو۔ عالم کائنات کا خالق، اپنے محبوب ترین شاہکار خالقیت کو شرف انسانیت سے مشرف فرما کر، اپنی محبوبیت کی خلعت عطا کر کے اور تاج ختم نبوت پہنا کر اپنے قرب میں بلاتے ہیں " اسریٰ بعبدہٖ ثُمّ دنا فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ" پہلے زمانہ میں لوگ بادشاہوں کے دربار میں نذرانہ پیش کرتے تھے اور ان کی خوشنودی حاصل کرتے تھے ——————— اور بادشاہ بھی لوگوں کو انعام دیا کرتے تھے اب شہنشاہ کونین کے سامنے ایک عبد کامل، شاہکار دو عالم بارگاہ ہو رہا ہے۔ اس کو کیا خلعت ملتی ہے کیا تحفہ ملتا ہے کیا انعام دیا جا رہا ہے۔ شہنشاہ عالم نے فرمایا آپ ہمارے پاس آئے ہیں۔ ہماری طرف سے یہ تحفہ نماز کا لیتے جائیے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز بہت بڑی چیز ہے۔ ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ سب غموں سب دکھوں کا علاج نماز ہے۔

فرمایا :- بڑے بڑے بزرگ کہتے ہیں دعا کرو کہ ایمان پر خاتمہ ہو اور ہر مسلمان کی یہی دلی آرزو ہے میں کہتا ہوں کہ تمام فرائض و واجبات جن کا انسان کو مکلف بنایا گیا ہے ان کو ادا کرتا رہے اگر کوئی رہ جائے تو وصیت کر جائے۔ یہ آسان صورت ہے تم نے وصیت کر دی اب تم ذمہ دار نہیں ہے۔ (بری الذمہ ہو) اب تمہارے ورثاء ذمہ دار ہیں جائیداد ہے۔ ملکیت ہے یا دیگر چیزیں ہیں۔

ابتدائیہ

ختم نبوت

ہفت روزہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

مرزا طاہر — اب کراچی میں

قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر کراچی آئے بھی اور چلے بھی گئے۔ اس بار ان کی آمد کا نہ تو پریس میں چرچا ہوا نہ ہی لاہور کی طرح عام استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ نہ معلوم ان کے دورے کو کیوں خفیہ رکھا گیا۔ البتہ ہم قادیانیوں کے روزنامہ الفضل کی اس خبر سے بھانپ گئے تھے جس میں بتایا گیا تھا کہ وہ ربوہ سے باہر گئے ہیں۔ ہمارے ذرائع نے تقریباً ایک ماہ قبل ہی بتایا تھا کہ وہ دورہ کر نیوالے ہیں۔ ہم نے اس سلسلے میں حکومت سے مطالبہ بھی کیا تھا کہ ان کو اس قسم کے دورے کرنے اور اشتعال انگیزی پھیلانے سے روکا جائے۔

مرزا طاہر کے کراچی دورے کی اطلاع معاصر عزیز روزنامہ جسارت کے نمائندے نے حیدر آباد سے ان کے نمائندے نے اپنی اطلاع میں بتایا ہے کہ :-

قادیانیوں کے پیشوا مرزا طاہر احمد دوپہر تقریباً ۳ گھنٹہ کے مختصر دورے پر کراچی سے حیدر آباد پہنچے اور انہوں نے لطیف آباد ۲ میں قادیانیوں کی عبادت گاہ بیت الظفر میں ایک اجتماع سے خطاب کیا۔ جس میں خواتین کی ایک بڑی تعداد بھی شریک ہوئی۔ مرزا طاہر احمد کی بیت الظفر آمد سے قبل اعلانات وغیرہ کے لئے تو لاؤڈ اسپیکر استعمال کیا گیا۔ لیکن ان کی تقریر کے وقت لاؤڈ اسپیکر بند کر دیا گیا۔ معلوم ہوا کہ انڈس گیس کمپنی کی چار گاڑیوں کے علاوہ متعدد سرکاری گاڑیاں مرزا طاہر کے معتقدین کو لانے کے لئے استعمال ہوتی رہیں۔ مرزا صاحب کی آمد کے موقع پر مخصوص حفاظتی انتظامات بھی کئے گئے تھے۔ سہ پہر کو وہ میرپور خاص سے ۵۵ میل دور واقع پاکستان میں ربوہ کے بعد قادیانیوں کے سب سے بڑے مرکز کنری کے لئے روانہ ہوئے۔

(روزنامہ جسارت کراچی ۲۱ رفروری ۱۹۸۳ء)

اس وقت ملک بھر میں قادیانی عبادت گاہوں سے تقریروں وغیرہ کی آواز بلند ہوتی رہتی ہے حالانکہ بعض جگہ ان کے عبادت خانے ایسی جگہ پر واقع ہیں جہاں قادیانیوں کے محدود مکانات ہیں اور بعض جگہ رہائشی پلاٹ پر اپنی عبادت گاہ قائم کی گئی ہے۔ ہم حکومت سندھ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو پابند کیا جائے کہ ان کی عبادت گاہوں سے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے آواز باہر نہ جائے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ابتدائیہ

خبر میں انڈس گیس کمپنی کی جن گاڑیوں سے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ وہ مرزا طاہر کے معتقدین کو لانے کے لئے استعمال ہوتی رہیں ، ہم سخت تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ قوم کے سرمایے کا یہ بیجا استعمال ہے اور یہ قادیانی افسران اپنے سرکاری عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

انڈس گیس کمپنی کے بارے میں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ ادارہ مرزائیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ یہاں متعدد مرزائی کام کر رہے ہیں اور مزید مرزائیوں کو بھرتی کرنے میں مصروف ہیں۔

حکومت کو چاہیئے کہ وہ ان حالات پر کڑی نگرانی رکھے۔ اور اس بات کی تحقیق کی جائے کہ انڈس گیس کمپنی کی گاڑیوں کو ذاتی کام کے لئے کیوں استعمال کیا گیا۔ اور ان افسران کو برطرف کرے جو ایسے کام کرنے میں مصروف ہیں۔

محمد اسلم قریشی کہاں ہیں؟

یہ وہ محمد اسلم قریشی ہے جس نے یحییٰ خان کے دور حکومت میں ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کیا تھا جس کی پاداش میں اس نے چار سال قید کی سزا کاٹی تھی۔ ایم ایم احمد جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا اور آنجہانی مرزا بشیر احمد ایم اے کا صاحبزادہ اور موجودہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا تایا زاد بھائی ہے۔ ایم ایم صاحب ایک عرصے تک ایوب خان کے دور حکومت اور یحییٰ خان کے دور حکومت میں اہم عہدوں پر فائز رہا۔

ہمارے مرکزی دفتر ملتان سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق محمد اسلم قریشی جو ہماری جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغ بھی ہیں جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے ایک نواحی گاؤں گئے تھے لیکن ایک ہفتہ گذر جانے کے باوجود وہ واپس نہیں آئے۔ اور اب تک وہ لا پتہ ہیں۔ مرکزی رہنماؤں مولانا محمد شریف جالندھری ، مولانا عبدالرحیم اشعر اور مولانا عزیز الرحمٰن نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ انہیں قتل کر دیا گیا۔

قادیانی ، محمد اسلم قریشی کی جان کے دشمن ہو گئے تھے جب سے ایم ایم احمد قادیانی پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا ہمیں ان کی گمشدگی کی بہت تشویش ہے۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر حکومت پنجاب پولیس کو یہ احکامات جاری کرے کہ وہ ہر حال میں محمد اسلم قریشی کو بازیافت کرے اور اگر انہیں کوئی نقصان پہنچا تو پھر اس کے سنگین نتائج ہوں گے۔ ایسے حالات میں جب کہ ملک میں انتشار رہے ہم ہرگز کوئی مسئلہ پیدا کرنا نہیں چاہتے بلکہ مرزائی ایسے موقع اور بہانے تلاش کر رہے ہیں کہ ملک میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکتی رہے اور ملک کے استحکام کو نقصان پہنچے

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

اسلام کا نظام معیشت

تحریر :- زاھد منیر عامر سرگودھا

خدائے بزرگ و برتر نے حضرت انسان کو دنیا میں زندگی گزارنے کے لئے دو بنیادی اشیاء پیدا فرمائیں - پہلی چیز جسم کو روح کے ساتھ رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے مادی اور جسمانی وسائل ہیں - اور دوسری شے اجتماعی و انفرادی زندگی کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے اخلاقی اور تمدنی اصول -

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ان دونوں ضرورتوں کو اس طرح پورا فرمایا کہ مادی اور جسمانی ضروریات کی تکمیل کے لئے وسائل کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ پیدا فرما دیا اور اجتماعی و انفرادی زندگی کی ضرورتوں کو پورا کرنے لئے انبیاء کرام بھیجے۔ جنہوں نے انسان کو زندگی گزارنے کا طریقہ بتلایا۔ اور سمجھایا اس چیز کو مذہب کا نام دیا گیا ہے - انسان کی مادی ضروریات کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے واضح اور دو ٹوک اشارات فرما دیئے۔ ہم نے ان مادی ضروریات کو معیشت قرار دیئے (ECONOMS) کا نام دیا .... پھر جوں جوں زمانہ بڑھتا گیا۔ ہر چیز کے نئے نئے اصول و ضوابط معرض وجود میں آتے گئے۔ اسی طرح "معیشت" کے بارے میں مختلف اوقات میں مختلف اصحاب نے مختلف اوقات میں مختلف اصحاب نے مختلف نظریات پیش کئے۔ دورِ حاضر میں دو بڑے نظریات اس بارے میں پائے جاتے ہیں۔

(۱) قرآنی نظریہ -

(۲) ملحدانہ نظریات -

سب سے پہلے ہم ملحدانہ نظریات پر بحث کرتے ہیں معیشت کے بارے میں دو قسم کے ملحدانہ نظریات پائے جاتے ہیں۔

نمبر۱ سرمایہ دارانہ نظام

نمبر۲ اشتراکیت

سرمایہ دارانہ نظام

جسے خوبصورت الفاظ میں جدید تہذیب کا نام دیا جاتا ہے - کے مطابق ہر شخص اپنے کمائے ہوئے روپیہ کا خود مالک ہے - کسی دوسرے شخص کو اس کے مال پر کوئی حق حاصل نہیں ہے - وہ اپنے مال کو جس طرح چاہے خرچ کرے یا جمع کرے - اس معاملے میں وہ کلی طور پر خود مختار ہے -

یہ نظریہ اس خود غرضی سے شروع ہوتا ہے - جو ہر انسان کی فطرت میں شامل ہوتی ہے اور انسان کی وہ تمام صلاحیتیں جو کسی نہ کسی طرح سے کسی دوسرے انسان کے مفاد کے لئے استعمال ہو سکتی ہیں - انہیں دبانے میں یہ نظریہ اہم کردار ادا کرتا ہے - اخلاقی نقطہ نظر کو چھوڑ کر بھی اگر دیکھا جائے تو بھی اس نظام کا صاف اور واضح نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وسائل ثروت کا توازن بگڑ جاتا ہے - اور دولت سمٹ کر ایک مخصوص طبقہ تک محدود ہو جاتی ہے -

دوسرا یعنی غریب طبقہ اپنی تنگدستی و غربت کی بناء پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا ہے - ان کا جرم یہ ہے کہ وہ غریب ہیں اور اس نظام میں غریب کا مر جانا ہی بہتر ہے - اس نظام میں غریب کی موت کو قوم کی حیات تصور کیا جاتا ہے - اور امیر کو امیر تر بنانا مقصود ہوتا ہے - اس طرح یہ نظام دو طبقے پیدا کرتا ہے وہ دو طبقے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے - واضح طور پر ایک زبردست کھنچاؤ کا شکار ہوتے ہیں - امیر طبقہ اپنی امارت کے بل بوتے پر سوسائٹی کے مفاد کو جس طرح چاہے گا برباد کر سکے گا اور غریب اس کے خلاف کوئی آواز

معاشیات

نہ اٹھا سکے گا۔ یہ نظام یہاں زبردست قسم کے ساہوکار اور سرمایہ دار پیدا کرے گا۔ وہ ایک نہایت مفلوک الحال طبقہ غربا کا بھی پیدا کرے گا جن کا پرسان حال دنیا میں کوئی نہ ہوگا سرمایہ دارانہ نظام میں یہ امر ناگزیر ہے کہ لوگوں کا میلان دولت جمع کرنے کی طرف ہو گا۔ اور وہ اسے صرف نفع بخش کاموں میں صرف کریں گے۔ اور مشترک سرمایہ کی کمپنیاں، امداد باہمی کی انجمنیں پراویڈنٹ فنڈ، بینک، انشورنس کمپنیاں قائم کی جائیں گی۔ اور ان تمام ذرائع کے قیام کا ایک ہی مقصد ہوگا۔ یعنی روپیہ از روپیہ، روپے سے مزید روپے پیدا کرنا۔

اس نظام کے تحت سود اور سرمایہ کاری میں کوئی فرق نہیں ہے، اس میں سود کے لئے تجارت اور تجارت کے لئے سود لازم و ملزوم ہیں۔ سود نہ ہو تو سرمایہ دارانہ نظام کے تار و پود ہی بکھر جائیں۔

اشتراکیت یا کمیونزم

سرمایہ داری کے بالمقابل ایک دوسرا نظام ہے۔ جسے اشتراکیت یا خوبصورت الفاظ میں "جدید تہذیب مادیت" کا نام دیا جاتا ہے۔ اس نظام میں دولت پر کسی شخص کا انفرادی حق نہیں ہے، اور یہ معاشرے کے درمیان ایک مشترک شے ہے اس لئے معاشرے کے مختلف افراد کو اس میں حسب منشا تصرف کرنے یا تنہا فائدہ اٹھانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اس معاشرے کے افراد کو جو کچھ بھی ملے گا وہ محض ان خدمات کا معاوضہ ہوگا۔ جو وہ معاشرے کے لئے سرانجام دیں گے۔ پھر معاشرہ ان خدمات کے بدلے اراکین معاشرہ کو ضروریات زندگی فراہم کرے گا۔

اس نظریہ میں معیشت کو ایک نئے سرے پر منظم کیا گیا ہے جس میں انفرادی ملکیت کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ اشتراکیت اور سرمایہ داری میں زمین و آسمان کا فرق ہے اشتراکیت میں سود کا تصور بھی نہیں اور سرمایہ داری کی بنیاد ہی سود پر ہے کسی بھی شخص کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ کمیونسٹ بھی ہو اور سودی لین دین بھی کرتا ہو۔ سرمایہ داری اگرچہ افراد کو شخصی آزادی دیتی ہے مگر اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے جسم میں خون کی گردش کا توازن بگڑ جائے اور بعض مقامات پر تو خون جائے ہی نہیں۔ جو خون کی کمی کے باعث سوکھ کر ختم ہو جائیں۔ اور بعض مقامات پر خون کا غیر معمولی اجتماع اعضاء کو تباہ کر دے۔

اشتراکیت دراصل اس خرابی کا علاج چاہتی ہے بظاہر یہ ایک نیک مقصد ہے۔ لیکن وہ نیک مقصد کے حصول کے لئے ایک غلط راستہ اختیار کرتی ہے۔ وہ انسان کو اپنے طور پر مفلوج کر دیتی ہے اور اسے مکمل طور پر معاشرے کا غلام بنا دیتی ہے۔ جو کہ انسانی فطرت سے سراسر جنگ ہے۔ اشتراکیت کا باطنی پہلو یہ ہے۔ کہ وہ سرمایہ داری کو ختم کر کے ایک بہت بڑا سرمایہ دار وجود میں لاتی ہے۔ جو کہ ایک زبردست قسم کا ڈکٹیٹر ہوتا ہے۔ اشتراکیت کا مزاج دراصل ایک زبردست ڈکٹیٹر شپ کا متقاضی ہے۔

قرآنی معاشی نظریہ

یہ تو تھے وہ نظریات جو انسانی اذہان کی اختراع تھے اب آیئے دیکھتے ہیں۔ خدا کا بنایا ہوا دین اسلام اور اس کا قرآن اس بارے میں کیا چاہتا ہے۔

اسلام ان دو متضاد نظریات کے درمیان اعتدال کی راہ اپنائے ہوئے ہے۔ اسلام ایک طرف تو فرد کو شخصی حقوق دیتا ہے اور انفرادی ملکیت کی حمایت کرتا ہے اور دوسری طرف وہ ان ذرائع سے مال حاصل کرنے اور اسے خرچ کرنے پر ایسی پابندیاں عائد کرتا ہے جن کا مقصد یہ ہے کہ دولت و ثروت کسی ایک جگہ بھی اکٹھی نہ رہے۔ اور کوئی بھی سرمایہ دار کسی بھی غریب کا استحصال نہ کر سکے۔ اور دولت ہمیشہ گردش میں رہے یعنی دولت کا کسی ایک جگہ اجتماع نہ ہو۔ پھر اسلام نے دولت کی گردش کا بھی ایسا طریق کار وضع کیا ہے جس کے تحت ہر شخص کو مناسب حصہ مل سکتا ہے اسلام کا نظام معیشت اپنے قواعد و ضوابط طریق کار اور مقاصد ہر لحاظ سے اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام سے مختلف ہے۔

اسلامی نظام معیشت احتکار (HOARDING) کا بھی مخالف ہے اور وہ اکتساب حلال کی بھی نفی کرتا ہے۔ وہ بخل کی تنقیص کرتا ہے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ہے۔ اور ذخیرہ اندوزی پر لعنت بھیجتا ہے۔ الغرض اسلام کا نظام معیشت ہر اخلاقی برائی کی نفی کرتا ہے اس کا مقصد نہ تو کروڑ پتی اور قسا پیدا کرتا ہے اور نہ ہی مفلوک الحال غربا و مساکین۔ اس کا طرز معیشت ایسا ہے کہ اس پر عمل کرنے سے مال کسی شخص کے پاس ہمیشہ جمع نہیں رہ سکتا اگر کوئی انسان اسلام کے معاشی نظریات کو تسلیم کرنے سے انکار کرے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ پورے مذہب اسلام کو تسلیم نہیں کرتا۔ کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ارشاد فرمایا۔

۱۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً

ترجمہ :۔ اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔

یعنی اسلام کو مکمل طور پر تسلیم کرو اور اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ اور دین کو انتشار کا نشانہ نہ بناؤ۔ کیونکہ کسی بھی شخص کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اپنی مرضی سے مذہب میں جو چاہے داخل یا خارج کرتا پھرے۔

اب اگر کوئی شخص باقی اسلام کو تسلیم کرنے اور اس کے .... معاشی نظام کی جگہ سوشلزم کو تسلیم کرے۔ پھر وہ خواہ اس سوشلزم کو کوئی نام بھی نہ دے۔ اسلام اس چیز کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ یہاں پھر "پورے پورے داخل ہونے" کی شرط پوری نہیں ہوتی۔ اسلام نے ہمیں معیشت کا کوئی ایسا مخصوص نظام نہیں دیا۔ جو ہر دور میں اسی حالت میں رکھنا ہو۔ بلکہ اسلام نے ہمیں ایک احاطہ یا ایک دائرہ دے دیا ہے۔ کہ اس حد کے اندر رہتے ہوئے آپ نظام معیشت کو تشکیل دیجیے۔

اسلام نظام معیشت کے بارے میں جن باتوں پر زیادہ زور دیتا ہے۔ ان میں سب سے پہلے یہ کہ اسلام انفرادی ملکیت کی حمایت کرتا ہے۔

قرآن کریم کی بعض آیات میں معاشرے کے کمزور افراد کی مدد اور دستگیری کا حکم دیا گیا ہے۔ ان آیات مبارکہ سے یہ استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اسلام تمام افراد معاشرہ کو مساوی دولت دینے کا حامی ہے۔ اگر قرآن یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں سب وسائل تمام مانگنے والوں کے لئے برابر رکھ دیئے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام انسانوں کے لئے مساوی روزگار کا اعلان کیا گیا ہے کیونکہ زمین پر تو انسانوں کے علاوہ انواع و اقسام کے جانور بھی رہتے ہیں۔ اس بات کو انسانوں کے لئے مخصوص نہیں کیا جا سکتا۔ اسمیں شک نہیں کہ اگر کسی وقت (بحالت مجبوری) کسی چیز کو انفرادی ملکیت کے لئے بجائے اجتماعی انتظام میں لینے کی ضرورت پڑے تو قرآن کا حکم اس میں مانع نہیں ہے مگر اجتماعی ملکیت کو ایک طرز حیات اور فلسفہ بنا کر بیٹھ کرنا قرآن کی سکیم کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ کسی چیز کو اجتماعی ملکیت میں لینے کے متعلق مسلمان عوام کی منتخب کردہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) ہی کر سکتی ہے۔ قرآن کریم کے معاشی نظریۂ عدم مساوات کی اس آیت مبارکہ سے بھی وضاحت ہو جاتی ہے۔

وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ ۵ (الانعام ۔ ۱۶۵)	اور وہ خدا ہی ہے جس نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا۔ اور تم میں سے بعض کو بعض کے اوپر بلند درجے دیئے تاکہ وہ تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا ہے اس کی آزمائش کر سکے۔

اسی طرح سے شوریٰ میں ارشاد ربانی ہے۔

لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ۚ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۵	زمینوں اور آسمانوں کی چابیاں اسی کے قبضے میں ہیں جسکے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگ دیتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

اس کے بعد اسلام نے ذرائع آمدنی کے حلال ہونے کی شرط عائد کی ہے۔ یعنی جن ذرائع سے انسان نے مال و دولت حاصل کیا ہے آیا وہ ذرائع بھی اسلام کی نظر میں درست ہیں؟ اس صورت میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ذرائع آمدنی میں حلال و حرام کی تمیز کیسے ہو؟ اس مقصد کے لئے بھی اسلام نے مکمل طور پر ان ذرائع کی نشاندہی کر دی ہے۔ جن کے ذریعے سے حاصل کیا جانے والا مال خواہ اس پر کتنی ہی محنت کی گئی ہو۔ حرام قرار دیا گیا ہے وہ

ذرائع مندرجہ ذیل ہیں۔

① رشوت۔ ② سود

③ خیانت۔ ④ چوری۔

⑤ غصب ⑥ ناپ تول میں خیانت

⑦ یتیم کے مال میں تصرف۔ ⑧ وہ ذرائع جن کی وجہ سے فحاشی پھیلے۔

⑨ شراب کی صنعت۔ ⑩ جوا۔

⑪ قحبہ گری اور زنا کا کاروبار۔

⑫ بت گری و بت فروشی۔

⑬ فال گیری و قسمت کا حال بتلانا۔

یہ ہیں وہ ذرائع جن سے حاصل کیا جانے والا مال حرام اور ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ اب جب ایک مسلمان ان ذرائع کے علاوہ یعنی جائز اور حلال ذرائع سے مال حاصل کر لیتا ہے تو پھر اسلام اسے کھلی چھوٹ نہیں دیتا۔ کہ وہ اسے جس طرح چاہے اس طرح خرچ کرے یا اسے جوڑ جوڑ کر رکھے نہیں۔ بلکہ اسلام اوّل تو مال جمع کرنے سے منع کرتا ہے اور پھر اسے خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے اور پھر خرچ کرنے کے اور سنبھال کر رکھنے کے آداب بھی بتلاتا ہے۔ یعنی جب رکھتا ہے تو اس طرح رکھتا ہے مال رکھنے سے مراد یہ نہیں کہ اسلام مال کو جمع رکھنے کا حامی ہے۔ نہیں بلکہ رکھنے کا ایسا طریقہ کار بتلایا گیا ہے جس کے مطابق مال کو اگر اس لئے رکھا جائے کہ وہ مرے پاس ہی رہے تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔	اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔ اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو عذاب الیم کی خبر دے دو۔

(التوبہ رکوع ۳۴)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

خرچ کرنے کے جو ذرائع بتلائے گئے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ جو مال و دولت تمہارے پاس ضرورت سے زائد بچ رہے اسے ان راہوں میں خرچ کرو۔ اور احسان کرو لینے ماں باپ کے ساتھ اور اپنے رشتہ داروں کو اور نادار مسکینوں اور قرابت دار پڑوسیوں اور اجنبی ہمسائیوں اور اپنے ملنے جلنے والے دوستوں اور مسافروں اور لونڈی غلاموں کے ساتھ۔"

(النسا۔ ۳۶)

سرمایہ داری کا تصور ہے کہ مال خرچ کرنے سے کم ہو گا۔ جب اسلام کا نظریہ اس کے برعکس ہے۔ کہ جب مسلمان خدا کی راہ میں فی سبیل اللہ خرچ کرے گا۔ تو اس کا مال جس قدر خرچ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُسے اس سے زیادہ عطا کریگا۔ اور اگر وہ پیسہ جمع کر رکھے گا۔ تو اسلام کے معاشی نظریہ کے مطابق وہ کم ہو گا۔ یہاں پر بظاہر یہ بات ذہن میں اخروی اجر کا تصور لاتی ہے۔ لیکن اصل آخرت کے اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی اسے وہ خرچ شدہ دولت مناسب فائدے کے ساتھ مل جائے گی۔

سود کے بغیر سرمایہ داری کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جب کہ اسلام سرے سے سود کا مخالف ہے اور سود لینے کو دولت میں کمی کی وجہ بتلاتا ہے۔ کیونکہ سود لینے سے دولت ایک خاص طبقہ میں سمٹ کر رہ جائے گا۔ اور دوسرا طبقہ مفلوک الحال غرباء کا ہو گا۔ جن کی قوت خرید روز بروز کم یا ختم ہوتی جائے گی۔ اور ایک دن ایسا آئے گا کہ دولت والے اصحاب کے پاس اپنی دولت خرچ کرنے کا کوئی ذریعہ نہ ہو گا۔

جب کہ زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے دولت کسی ایک طبقہ میں محدود رہنے کے بجائے مسلسل گردش میں رہے گی۔ اور کوئی بھی شخص غربت کی بنا پر دم نہ توڑے گا۔ معاشرہ میں امن اور سکون ہو گا۔ معیشت کو استحکام نصیب ہو گا۔ اور ملک کساد بازاری کا شکار نہ ہو سکے گا۔ اس کے بعد اسلام نے قانون وراثت میں بھی ملک و قوم کا مفاد پیش نظر رکھا ہے۔ یعنی مرجانے والے کا مال اس کے ورثاء اور اعزہ و اقارب میں برابر تقسیم کر دیا جائے۔ اور اگر کوئی وارث نہ ہو تو اس کا مال قومی بیت المال میں جمع کروا دیا جائے۔

اسلام کا یہ معاشی نظریہ ان متذکرہ بالا دونوں نظامہائے معیشت کے درمیان ایک آفاقی نظریہ ہے۔

اشتراکیت اور سرمایہ داری دونوں انتہا پسندانہ نظریات ہیں

پندونصائح

سب سے تم بری الذمہ ہو. لیکن نماز ایسی چیز ہے کہ جب تک تم کو ہوش ہے اس کے تم ہی ذمہ دار ہو اور بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر وہ اشارے سے۔ کسی صورت میں بھی نماز سے چھٹکارا نہیں ہے اگر وضو نہیں کر سکتے تو تیمم کر کے نماز پڑھو لیکن نماز کسی صورت میں معاف نہیں بہر صورت تم کو نماز پڑھنی پڑے گی۔ یعنی ہر صورت میں خاتمہ نماز کی حالت میں ہو جب نماز پر خاتمہ ہوا تو سمجھو کہ کامل ایمان پر خاتمہ ہوا۔ ہمارے حضرت تھانویؒ نے اس سے بڑھ کر اور بات فرمائی ہے فرماتے ہیں کہ ایک نماز کے وقت سے دوسری نماز کا وقت یہ بھی حالت نماز میں داخل ہے اب ہم نے ظہر کی نماز پڑھ لی عصر تک حالت نماز میں ہیں صبح کی نماز پڑھ لی ظہر تک حالت نماز میں ہیں تو اگر کسی کا انتقال دن میں گیارہ بجے ہوا۔ تو اس کا یہ انتقال کرنا عین نماز کی حالت میں ہوا ہے۔ کیونکہ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اب ظہر کی نماز کے خیال میں تھا کہ میں نے ضرور پڑھنی ہے تو اس کے بارے میں سمجھا جائے گا کہ یہ شخص عین نماز میں ہے۔

تو ایمان کی تقویت کے لئے نماز کی پابندی کریں نماز کے بہت سے فضائل ہیں اگر کسی شخص کی ایک مرتبہ بھی صدر مملکت سے ملاقات ہو جائے تو وہ شخص پھولا نہیں سماتا اور ہر کسی سے کہتا پھرتا ہے کہ میری صدر سے ملاقات ہوئی اور یہ باتیں ہوئیں اور انہوں نے مجھ سے یہ کہا۔

اور اللہ تعالیٰ جو شہنشاہوں کے شہنشاہ ہیں ہمیں پانچ وقت روزانہ اپنی بارگاہ میں حاضری کا موقع دیتے ہیں یہ آپ نے نماز پڑھ لی آپ سمجھتے ہیں کہ ہم نے چھوٹا سا کام کیا ہے۔ نہیں۔

آپ تو بڑے خوش نصیب ہیں جو آپ کو باریابی کی اجازت مل گئی۔ یہ دربار ہے کہ ہر شخص کو اجازت نہیں کتنی مخلوق ہے جو اس دربار میں حاضری سے محروم ہے۔ لاکھوں کروڑوں میں سے آپ کو منتخب کیا گیا یہ آپ کی خوش قسمتی نہیں تو اور کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نمازی کا بگڑا ہوا سجدہ، حواس باختہ سجدہ ناپاک خیالات و تصورات سے بھرا ہوا سجدہ، مقبول ہے۔ کیونکہ سجدہ بہرحال سجدہ ہے اگر پہلا سجدہ مقبول نہ ہوتا تو دوسرے سجدے کی اللہ تعالیٰ توفیق ہی نہ دیتے۔ بس آپ نماز پڑھتے جائیں یہ دیکھیں کہ سجدے میں سر ہے یا نہیں بس اس پر شکر ادا کرو کیسی ناپاکی کیا ناپاک آدمی سجدہ کر سکتا ہے۔ باقی گندے خیالات اور وساوس و خطرات ان سے کچھ نہیں ہوتا وہ اپنے معدن میں ہیں جس طرح سے رگوں میں خون اور پیٹ میں گندگی اور مثانے میں پیشاب اپنی اپنی جگہ ہے۔ جس طرح سے یہاں نماز میں فرق نہیں پڑتا اسی طرح سے گندے خیالات کے آنے سے بھی فرق نہیں پڑتا۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کو سلامت رکھے اور اس میں قوت مدافعت عطا فرمائے۔

(آمین)

بقیہ :- خصائل نبوی ؐ

ہوا۔ ہرقل کے اور بھی بہت سے قصے حدیث کی کتابوں میں ہیں۔ یہ اپنی کتاب کا بھی ماہر تھا اور نجوم میں بھی مہارت رکھتا تھا اس لئے اس کو پہلے سے اس قسم کے خیالات ہو رہے تھے اور تحقیقات کر رہا تھا۔ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ اس نے اس والا نامہ کو نہایت احتیاط سے صندوق میں سونے کی ایک نلکی میں محفوظ رکھا جو نسلاً بعد نسل اسی طرح اس کی اولاد میں منتقل ہوتا چلا آیا۔

ترتیب: ح ۔ چشتی

کاروانِ ختم نبوۃ

کنری

کنری سے ہمارے نمائندے محمد عثمان آزاد لکھتے ہیں۔ کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے مبلغ اور جامع مسجد بخاری کے خطیب مولانا محمد حبیب اللہ صاحب نے اپنے ایک بیان میں حکومت سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مرزائیوں کی اشتعال انگیزیوں کا نوٹس لے۔ انہوں نے کہا۔ کہ چند دن پہلے محمد مالک ولد طالب حسین جو کاشتکاری کی غرض سے سیالکوٹ سے کنری آیا تھا۔ اور عرصہ نو ماہ سے محمود آباد میں مقیم تھا۔ عبدالرحمٰن ولد فضل دین قادیانی اور عزیز الرحمٰن ولد فضل کریم قادیانی نے اسے مرزائیت کا فارم پُر کرنے پر مجبور کیا۔ اور جب اس نے فارم پر کرنے سے صراحتً انکار کر دیا۔ تو مرزائیوں نے اس کی بیوی اور بچوں کو ورغلانے کی کوشش کی۔ انہیں طرح طرح کی لالچیں دیں۔ اور جب انہوں نے بھی مرزائیت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ تو مرزائیوں نے محمد مالک کی بیوی اور ایک بچے کو اغوا کر لیا۔ اور اسے یہ دھمکی دی۔ کہ اگر وہ تھانے میں رپورٹ درج کرائے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

مولانا حبیب اللہ نے مرزائیوں کی اس غلط جسارت اور دیدہ دلیری کی بڑی مذمت کی ہے۔ اور ضلعی انتظامیہ سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ جلد از جلد مرزائیوں کے خلاف کارروائی کرے۔ مسلمان خاوند کو اس کی بیوی اور بچہ دلایا جائے۔ مجرمان کو گرفتار کر کے شرعی سزا دی جائے۔ تاکہ آئندہ کسی مرزائی کو اس قسم کی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

لاہور

لاہور سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا کریم بخش صاحب لکھتے ہیں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر جناب حاجی بلند اختر صاحب نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے۔ کہ اسلامی قانون شہادت میں دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔ قرآن مجید میں اس کی تصریح موجود ہے۔ چند دنوں سے بعض افراد اور سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے اپنے نصِ قرآنی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ یہ در اصل وہ لوگ ہیں۔ جو اسلامی نظام کے سرے سے قائل ہی نہیں۔ ان کی معراج سوشلزم اور کمیونزم ہے۔

موجودہ حالات میں اس قسم کے بیانات دنیا جو اپنے نصِ قرآنی کے یکسر خلاف ہوں۔ دراصل اسلام اور نظریۂ پاکستان کے خلاف راستہ ہموار کرنے کے مترادف ہے۔ اور ان حضرات کے خون سے غداری ہے۔ جنہوں نے قیام پاکستان کے وقت اسلام کے نام پر ہر قسم کی قربانی دینے سے گریز نہیں کیا۔

لاہور ہی سے مولانا کریم بخش صاحب اپنی ارسال کردہ رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۸۳ء کو حاجی بلند اختر صاحب کی زیر صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں قادیانیوں کی حالیہ سرگرمیوں، ریشہ دوانیوں اور سازشوں پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا کریم بخش صاحب نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

کہ قادیانیوں کا اسرائیل کے ساتھ گہرا رابطہ ہے۔ حضرت عیسیٰ ؑ کی قبر کے متعلق ان کے مبلغین نے موجودہ شاخسانہ اس لئے کھڑا کیا ہے۔ تاکہ اُمت مسلمہ متفقہ عقائد کے خلاف پروپیگنڈے کی فضا کی فضا پیدا کر کے سامراجی آقاؤں کو خوش کیا جا سکے۔ قادیانی یہود سے نہ صرف سیاسی روابط رکھتے ہیں۔ بلکہ ان کے نام نہاد مذہبی عقائد بھی یہود سے گہری مماثلت رکھتے ہیں۔ اور وہ حسب منشاء ان میں تغیر و تبدّل کرتے رہتے ہیں۔ قادیانیوں کی جانب سے اس قسم کی غوغا آرائی محض اس لئے کی جا رہی ہے۔ تاکہ ملک میں بد امنی پیدا ہو۔

ان کی کوشش یہ ہے۔ کہ ۱۹۵۳ء کے آئین کو کسی طریقے سے منسوخ کرا دیں۔ تاکہ انہیں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دوبارہ کھیل کھیلنے کا موقعہ مل سکے۔ بیرونی ممالک میں ان کا بھرم کھل جانے کے بعد اب یہ اندرون ملک اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے لایعنی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔

ٹنڈو آدم

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم سے موصولہ رپورٹ کے مطابق مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۸۳ء کو جمعہ کے اجتماعات میں قادیانیوں کی تخریب کاریوں کی وجہ سے مسلمان فرقوں میں رونما ہونے والے حالات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اتحاد و اتفاق کی اپیل کی گئی۔ جامع مسجد میں مولانا احمد میاں حمادی اور رحمن شاہ مسجد میں مولانا عرفان قادری نے خطاب کرتے ہوئے۔ کہا کہ موجودہ حالات میں باہمی اختلافات کو ہوا دینا اسلام کی خدمت نہیں بلکہ ملک و ملت کے لئے نقصان دہ ہے۔ اور اس سے اسلام دشمن عناصر خصوصاً قادیانی فائدہ اٹھائیں گے۔ اس لئے کسی مسلک کے خلاف ایسے موقع پر آواز نہیں اٹھانی چاہیئے۔ جب کہ ملک عظیم مسائل سے دو چار ہے۔ مختلف اجتماعات میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

[redacted]

۲ [redacted]

۳ یہ عظیم اجتماع یقین کرتا ہے کہ کراچی کی حالیہ کشیدگی اور بے چینی میں درپردہ اصل محرک قادیانی ہیں۔ جو کہ پاکستان کے غدار اور ختم نبوت کے ڈاکو ہیں۔ لہٰذا حکومت جملہ اسلامی فرقوں کے مذہبی جذبات کا احترام کرے اور قادیانیوں پر کڑی نظر رکھے۔

۴ یہ عظیم اجتماع وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات جناب راجہ ظفر الحق صاحب اور گورنر پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ قادیانیت کا ترجمان روزنامہ "الفضل" کا ڈیکلریشن فی الفور منسوخ کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے ارتکاب پر مرزا طاہر اور الفضل کے ایڈیٹر نیز دیگر منتظمین کو عبرتناک سزائیں دی جائیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان

ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں سے جناب حافظ حفیظ اللہ صاحب نے رپورٹ بھیجی ہے کہ مورخہ ۴ فروری ۱۹۸۳ء کو جامع مسجد مدنی میں نماز جمعہ کے بعد مولانا قاری محمد نواز کی زیر صدارت نظام اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ جس میں کارکنان حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حضرت قاری صاحب نے مولانا عبدالرحمان میانوی اور مفتی عبدالواحد صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

کوشش کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
ABC brother KNITTING MACHINE
SANAULLA CARPET YARNS
ABC BLANKETS
ABC KNITTING YARNS
ثناءاللہ وولن ملز لمیٹڈ
تیسری منزل پینوراما سینٹر
فاطمہ جناح روڈ۔ کراچی
فون ۵۱۹۰۳۵-۵۱۹۰۳۴
adcom-129

قادیانی تلبیس کا ازالہ

مولانا تاج محمد مدرس قاسم العلوم فقیروالی

قادیانی لوگ عموماً وفات مسیح علیہ السلام پر قرآن کریم سے یہ آیات پیش کرتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (النحل ۱۹-۲۰)

اور ان آیات کا ترجمہ یوں کرتے ہیں "اور (اللہ کے سوا) جن معبودان باطلہ کو وہ پکارتے ہیں۔ وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ اور وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ وہ (سب) مرئے ہیں۔ نہ کہ زندہ۔ اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے"۔

قادیانی امت ان آیات سے یوں استدلال کرتی ہے کہ ان آیات کے نزول کے وقت خدا تعالیٰ کے سوا جن لوگوں کی پرستش ہو رہی تھی۔ انہیں اَمْوَاتٌ کہہ کر مردہ قرار دیا گیا ہے۔ اور غَيْرُ اَحْيَاءٍ کہہ کر ایسے مرئے قرار دیا جو زندہ نہ ہوں یعنی درحقیقت وفات پا چکے ہوں۔ اور وما يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ کہہ کر یہ ظاہر کیا کہ اب وہ قیامت کو دوبارہ زندہ ہوں گے۔ لیکن انہیں علم نہیں کہ قیامت کب ہو گی۔ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کی اس وقت پرستش کی جا رہی ہے لہٰذا وہ دونوں اموات میں داخل ہوئے اور وفات یافتہ قرار پائے۔

الجواب

علامہ حافظ ابن کثیر ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جن معبودان باطلہ سے لوگ اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں۔ وہ کسی چیز کے خالق نہیں۔ بلکہ وہ خود مخلوق ہیں۔ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تھا۔ تَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ انہیں پوجتے ہو۔ جنہیں خود بناتے ہو۔ درحقیقت تمہارا اور تمہارے کاموں کا خالق صرف اللہ سبحانہٗ تعالیٰ ہے۔ بلکہ تمہارے معبود جو خدا تعالیٰ کے سوا ہیں۔ جمادات ہیں۔ بے روح چیزیں ہیں۔ انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ قیامت کب ہو گی؟ تم ان سے نفع کی امید اور ثواب کی توقع کیسے رکھتے ہو؟ یہ تو خدا سے ہونی چاہیے جو ہر چیز کا عالم اور تمام کائنات کا خالق ہے"۔

قادیانی "اَلَّذِيْنَ" کا ترجمہ "جن لوگوں کو" کرکے فراڈ کرتے ہیں۔ اَلَّذِيْنَ سے مراد اصنام یعنی بت ہیں۔ جن کی کفار مکہ پرستش کرتے تھے۔ قادیانیوں کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ کفار مکہ بت پرستی کرتے تھے یا انسان پرستی۔ "اَلَّذِيْنَ" کا ترجمہ "جن کو پکارتے ہیں" صحیح ہے۔ سورہ نحل کی ہے۔ اور کفار مکہ کی تردید کے لئے نازل ہوئی نہ کہ عیسائیوں اور یہودیوں کی تردید کے لئے۔

قادیانیوں کا یہ خیال کہ یہاں "اَلَّذِيْنَ" کا لفظ ہے۔ جو ذوی العقول (انسانوں) کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مراد عیسائی ہیں۔ جن کے معبود ذوی العقول (حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ) باطل ہے۔ اَلَّذِيْنَ کا ذوی العقول ہونا علم نحو یا لغت سے ثابت کرو۔ زبان عربی میں اَلَّذِىْ اور اس کی مونث اَلَّتِىْ کا استعمال جاندار اور غیر جاندار۔ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں طرح پر آیا ہے۔ جیسا کہ آیات ذیل سے عیاں ہے۔

(۱) ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِىْ اَحْسَنَ

وَتَفصِیلاً۔

(۲) لَا تَقرَبُوا مَالَ الیَتِیمِ اِلَّا بِالَّتِی ھِیَ اَحسَن۔

(۳) وَلَا تُؤتُوا السُّفَھَاءَ اَموَالَکُمُ الَّتِی جَعَلَ اللّٰہُ لَکُم قِیَامًا۔

مُتَنَبِّی اپنے دیوان میں اس لفظ کو استعمال کر کے قادیانی غرور و گھمنڈ کے بخئے یوں ادھیڑتا ہے۔

وَالَّذِی تُنبِتُ البِلَادُ سُرُورٌ
وَالَّذِی تُمطِرُ السَّحَابُ مُدَامٌ

(اب جو کچھ شہروں کی زمین میں آئے گا۔ وہ شراب ہی ہو گا۔ اور جو کچھ بادل برسا رہے ہیں وہ بھی شراب ہی ہو گا)

حضرت مولانا عبدالغنی صاحب شاہجہان پوری ؒ ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

" لَا یَخلُقُونَ شَیئًا " مضارع کا صیغہ ہے۔ کہ وہ فی الحال یا آئندہ پیدا نہیں کر سکتے۔ اگر مر چکے تھے تو ان کی نسبت یہ فرمانا سیاقِ کلام کے خلاف ہے اور جب وہ مر ہی چکے تھے تو ان کی نسبت یہ فرمانا کیسے صحیح ہو گا کہ وہ پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ ہیں کہاں جو پیدا کریں؟

" وَھُم یُخلَقُونَ " جملہ اسمیہ سے بیان کیا ہے اور باعتبار استمرار کے تینوں زمانوں پر دلالت کرتا ہے۔ کیا کسی قادیانی کا یہ مذہب ہے کہ مسیح پیدا کئے جائیں گے اور پیدا ہوتے رہیں گے؟

" اَموَاتٌ " یہ بھی جملہ اسمیہ ہے۔ یعنی ھُم اَموَاتٌ کہ وہ ہمیشہ سے بے شعور اور بے حس ہیں اور رہیں گے۔ موت ان کے واسطے بالدوام ہے۔ کیا بھلا مسیح علیہ السلام زندہ نہ تھے۔ کیا ہمیشہ سے مردہ ہیں۔ اور ہمیشہ مردہ رہیں گے؟

" غَیرُ اَحیَاءٍ " " اَموَاتٌ " کی تفسیر غیر احیاء کے ساتھ فرمائی۔ کہ موت کی نوعیت متعین ہو جائے۔ کہ موت سے وہ موت مراد ہے جس سے پہلے اور پیچھے زندگی نہیں۔ ورنہ اگر ایسی موت مراد نہ ہوتی تو غیر احیاء کے فرمانے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

سورہ نحل کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے سوائے ہر قسم کے معبودوں کی تردید ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ وہ سب جاندار ذوی العقول معبود جن کو لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہیں۔ ان آیات کے نزول کے وقت مردہ تھے یا فی الحال مرے ہوئے ہیں۔ درست نہیں۔ کیونکہ ان آیات کے نزول کے وقت کفار مکہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ اور ان کی پرستش کرتے تھے۔ حالانکہ فرشتے جنکو کفار پکارتے تھے۔ ان آیات زیر بحث کے وقت زندہ تھے۔ اور اب تک زندہ ہیں۔

" وَمَا یَشعُرُونَ اَیَّانَ یُبعَثُونَ " اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ جب کہ ہر مسلمان کو قیامت کے اٹھنے کا پتہ ہے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بدرجہ اولیٰ اس کا علم ہو گا۔ ان کی نسبت وَمَا یَشعُرُونَ کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔

" لَا یُؤمِنُونَ بِالاٰخِرَۃِ " کہ وہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پوجنے والے عیسائی تو آخرت کے قائل نہ تھے۔ یہ سمجھتے تھے کہ ہماری یہی دنیا کی زندگی ہے اور بس۔ جب مر گئے۔ قصہ ختم ہو گیا۔

بقیہ :۔ کاروانِ ختم نبوت

اور مرحومین کی خدمات کو خراج تحسین پیش فرمایا۔ اور علماء کی وفات کو قوم کا بہت بڑا نقصان قرار دیا۔ بعد میں مرحومین کو ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔ اور دعا پر اجلاس کا اختتام ہوا۔

بقیہ :۔ معاشیات

صرف اسلام کا نظریہ معیشت ہی اعتدال کا حامل ہے جو کل بھی ہر لحاظ سے کامیاب اور قابل عمل تھا۔ آج بھی اسطرح قابل عمل اور کامیاب ہے ....

وَمَا تَوفِیقِی اِلَّا بِاللّٰہِ العَظِیم ٥

بقیہ :۔ تبصرہ کتب

کی کتابیں شائع کرنے کی اجازت ہے اپنے والدین اور عزیز واقارب کے ایصال کے لئے یہ صدقہ جاریہ ہے فی سبیل اللہ تقسیم کرنیوالے کے لئے انجمن سے زر لاگت ارسال کر کے حسب ضرورت طلب فرمادیں "

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں آٹھویں صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

اسی کتاب میں ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح علیہ السلام کی جو برأت ظاہر فرمائی اس کا تذکرہ کرتے ہوئے امام ابن قیم لکھتے ہیں :-

وان ربه تعالی اکرم عبده ورسوله . ونزهه وصانه ان ینال اخوان القردة منه ما زعمته النصاری انهم نالوه منه ، بل رفعه الله الیه مویدا منصورا لم یشکه اعداءه بشوکة . ولا نالته اید یهم باذی . فرفعه الله الیه واسکنه سماءه وسیعیده الی الارض . ینتقم به من مسیح الضلال واتباعه ثم یکسر به الصلیب ویقتل به الخنزیر . ویعلی به الاسلام وینصر به ملة اخیه واولی الناس به محمد علیهما افضل الصلاة والسلام

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے اور رسول حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت افزائی فرمائی اور ان کو یہود کی اس دستبرد اور ایذا رسانی سے محفوظ رکھا جس کو نصاریٰ (اپنی حماقت سے) تسلیم کر رہے ہیں . بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت سے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا ان کے دشمن ان کے کانٹا چبھونے اور اپنے ہاتھوں کسی قسم کی ایذا پہنچانے میں کامیاب نہ ہو سکے . پس اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا . اور ان کو اپنے آسمان میں ٹھہرایا اور اللہ عنقریب ان کو دوبارہ دنیا میں بھیجیں گے . اس آمد سے آپ مسیح ضلالت دجال اور ان کے پیروؤں سے انتقام لیں گے پھر صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے . اور اسلام کو سربلند فرمائیں گے اور اپنے بھائی اور سب سے زیادہ تعلق رکھنے والی شخصیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کی تائید کریں گے .

ص ۲۴۱

کتاب الروح (ص ۱۷) میں لکھتے ہیں :-

وفی قصة الاسراء من حدیث عبد الله بن مسعود ..... فقال عیسٰی عهد الله الی فیما دون وجبتها فذکر خروج الدجال قال فاهبط واقتله .

" واقعہ معراج میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ..... عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قرب قیامت کے بارے میں ایک عہد کر رکھا ہے پھر آپ نے ذکر کیا کہ دجال نکلے گا تو میں اتر کر اسے قتل کروں گا .

امام ابو حیّان کا عقیدہ

امام ابوحیان اثیر الدین محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی الغرناطی المالکی (۶۵۴ ھ ۷۵۴) اپنی تفسیر "البحر المحیط" میں آیت کریمہ " یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ

الیٰ یوم کے تحت لکھتے ہیں :-

واجمعت الامة على ما تضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى فى السماء حتى انه ينزل فى آخر الزمان
(ج ۲ - ص ۲۷۳)

اور امت کا حدیث متواتر کے اس مضمون پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ اور یہ کہ وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے۔

اور اپنی تفسیر "النهر الماد من البحر" (جو البحر المحیط" کے حاشیہ پر طبع ہوئی ہے) لکھتے ہیں :-

واجمعت الامة على ان عيسى حىّ فى السماء ينزل الى الارض۔
ج ۲ - ص ۴۷۲۔

اور امت کا اس عقیدے پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور زمین پر نزول فرمائیں گے۔

اور آیت کریمہ "بل رفعه الله اليه" کے تحت لکھتے ہیں

قوله بل رفعه الله اليه، هذا ابطال لما ادعوه من قتله و صلبه وحيى فى السماء الثانية على ما صح عن الرسول صلى الله عليه وسلم فى حديث المعراج وهو هناك مقيم حتى ينزله الله الى الارض لقتل الدجال وليملأها عدلاً كما ملئت جوراً ويحيا فيها اربعين سنة ثم يموت كما تموت البشر۔
(البحر المحيط جلد ۳ ص ۳۹۱)

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "بلکہ اٹھا لیا اللہ نے اس کو اپنی طرف" یہ یہود کے دعویٰ قتل و صلب کی تردید ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر زندہ ہیں۔ جیسا کہ حدیث معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہے۔ وہ وہیں قیام پذیر رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو قتل دجال کے لئے زمین پر اتارے گا۔ اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جیسا کہ وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔ اور وہ زمین میں چالیس سال زندہ رہیں گے پھر وفات پائیں گے۔ جیسا کہ انسانوں کو موت آتی ہے۔

اور سورۂ احزاب کی آیت ختم نبوت کے تحت لکھتے ہیں :-

وروى عنه عليه السلام الفاظ تقتضى نصاً انه لانبى بعده صلى الله عليه وسلم والمعنى انه لايتنبأ احد بعده ولا يرد نزول عيسى آخر الزمان لانه ممن نبئ قبله وينزل عاملاً على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم مصلياً الى قبلته كانه بعض امته
(ج ۷ - ص ۲۳۶)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے الفاظ مروی ہیں جو اس عقیدہ پر نص قطعی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی اور عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نازل ہونا اس لئے محل اشکال نہیں کہ ان کو نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مل چکی ہے اور اور وہ نازل ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے آپ ہی کے قبلہ کی طرف رخ کریں گے۔ گویا آپ ہی کی امت کے ایک فرد ہوں گے۔

* * * *

اور سورۂ الزخرف کی آیت کریمہ "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" کے تحت لکھتے ہیں :-

والظاهر ان الضمير فى وانه يعود على عيسى اذ الظاهر فى الضمائر السابقة انها عائدة عليه. وقال ابن عباس ومجاهد وقتادة والحسن والسدى والضحاك وابن زيد اى وان خروجه لعلم للساعة يدل على قرب قيامها اذ خروجه شرط من اشراطها وهو نزوله من السماء فى آخر الزمان۔
(البحر المحيط ج ۸ ص ۲۵)

ظاہر یہ ہے کہ "انہ" کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے، کیونکہ ظاہر طور پر سابقہ تمام ضمیریں بھی انہی کی طرف لوٹتی ہیں۔ اور ابن عباس، مجاہد، قتادہ، حسن بصری، سدی، ضحاک، ابن زید فرماتے ہیں کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں ظاہر ہونا قیامت کی علامت ہے جو قرب قیامت پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ آخری زمانے میں ان کا آسمان سے نازل ہونا علامات قیامت میں سے ہے۔

چنیوٹ کانفرنس

ضبط وترتیب :- مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے دربار میں گئے اور وہاں اسکو اللہ کا پیغام اور ایمان کی دعوت دی اُس نے سمجھا کہ میرے پاس یہ جادوگر آگئے ہیں۔ تو اس نے اپنے ملک کے جادوگروں کو بلا لیا اور مقابلہ کی تاریخ بھی مقرر کر لی گئی۔ سارے جادوگر اپنا اپنا کرتب سعیدہ دکھلانے کے لئے وہاں بھی حاضر ہو گئے حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت ہارون بھی وہاں موجود ہیں۔ حضرت موسیٰ ؑ دعا کرنے والے اور حضرت ہارونؑ دعا پر آمین کہنے والے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ عصا اور ید بیضا کا تھا جادوگروں نے حضرت موسیٰ ؑ کو مخاطب ہو کر کہا کہ آپ اپنی چیز سے دکھلائیں گے یا ہم دکھلائیں تو حضرت موسیٰ ؑ نے فرمایا: القوا ما انتم ملقون۔ تمہیں جو کچھ پھینکنا ہے پھینک دو دیکھا جائے گا چنانچہ جب انہوں نے اپنی رسیاں زمین پر ڈالیں قرآن کریم کہہ رہا ہے۔ فالقوا حبالهم وعصيهم يخيل اليه من سحرهم انها تسعیٰ ان کے جادو سے، خیال میں یہ بات ڈال جاتی تھی کہ وہ چلتے پھرتے سانپ ہیں وہ حقیقت نہیں تھی صرف نظر بندی تھی جیسے دجال بھی اپنی فلم چلائیگا وہ حقیقت نہیں ہو گی اور جنات تو اپنی صورتیں شکلیں بدلنے پر قادر ہیں تو کوئی جن اور شیطان گر بیل اونٹ کی شکل میں آجائے یا کوئی شیطان کسی کا باپ بن کر سامنے آجائے تو کیا حرج کی بات ہے۔ حقیقت میں نہ کسی کا باپ زندہ ہوا تھا، نہ بیل زندہ ہوا تھا، بس دجال لوگوں کے سامنے ایک کرتب دکھا رہا تھا یہاں بھی ساحروں کا ایک کرتب اور شعبدہ تھا آگے قرآن مجید میں ہے فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل میں ایک ڈر محسوس کیا۔

ڈر یہاں آپؑ کو یہ لاحق ہوا کہ یہ لوگ جو اپنی رسیاں جادو کے ذریعے سے سانپ بنا کر دکھلا رہے ہیں اور میرا معجزہ بھی ایک سانپ کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ چلے وہ بہت بڑا سانپ بن جائے گا لیکن اس صورت میں حق اور باطل میں التباس ہونے کا شبہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کو) ہوا کہیں دیکھنے والے ایک سی بات نہ سمجھ لیں کہ جادوگروں نے بھی سانپ بنائے اور یہ موسیٰؑ نے بھی اپنے عصا کا سانپ بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ موسیٰ ؑ اللہ کے پیغمبر اور ان جادوگروں میں کیا فرق رہے گا یہ واقعی بڑی ڈر کی بات اور پریشانی کی چیز تھی تو حق تعالیٰ شانہٗ نے حضرت موسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ مطمئن کیا اور فرمایا قلنا لا تخف انك انت الاعلیٰ ہم نے کہہ دیا مت ڈرو تم ہی غالب آؤ گے اور تم ہی برتر رہو گے، اب اس سے ہمیں قانون ہاتھ میں آگیا کہ اگر حق اور باطل صورت وشکل ایک سی اختیار کر کے بھی سامنے آجائیں، پوری پوری مشابہت بھی نظر آنے والوں کے سامنے آجائے لیکن اے ایمان والو تم مت ڈرو اس ظاہری اور صورتی مشابہت اور مشاکلت سے بھی، کیونکہ حق اور باطل میں کبھی التباس نہیں ہو سکتا۔ حق غالب آکر رہے گا اور باطل مٹ کر رہے گا تو بھائی سچی نبوت کے سامنے جھوٹی نبوت کیسے چل سکتی ہے۔ اور یہ بات انسان تو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ آخر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جو آتے رہے اُن آنے والے پیغمبروں نے خاتم الانبیاء کی بشارت سنائی بشارت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام کتابوں اور بائبل میں موجود ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے بعد آنے والے محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سنائی۔ ومبشرا

باقی صفحہ ۲۱ پر

قومی اخبارات کا مطالعہ

لاہور میں قادیانیوں کے اجتماع میں شرکت کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ اور قوم سے معافی مانگنی چاہیے

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) کالعدم جمعیت العلمائے اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے گزشتہ روز لاہور میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے مشترکہ اجتماع کا اہتمام کر کے ملت اسلامیہ کے اجتماعی عقیدہ اور متفقہ آئینی فیصلہ کے خلاف جو باتیں کی ہیں وہ ملت اسلامیہ اور آئین کی توہین کے مترادف ہیں اور اس اجتماع میں شریک ہو کر امت کے اجتماعی عقیدہ اور آئینی فیصلہ کے خلاف باتیں سننے والے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور قوم سے معافی مانگنی چاہیے۔ انہوں نے کہا مرزا طاہر احمد نے یہ کہہ کر آئینی فیصلہ کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کی ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ پارلیمنٹ میں دوٹوں کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ اور اس میں قادیانیوں کو اپنے موقف کی وضاحت پیش کرنے کا موقع نہیں دیا گیا حالانکہ اصل صورت حال یہ ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ دنیا بھر کے جید علماء اور تمام مذہبی مکاتب فکر کے راہنماؤں نے متفقہ طور پر ناقابل تردید دلائل کی بنیاد پر کیا ہے اور پارلیمنٹ نے صرف اسے اپنے آئین کا حصہ بنایا ہے اور یہ فیصلہ یکطرفہ طور پر نہیں ہوا بلکہ گزشتہ تقریباً ایک صدی سے مسلم علماء قادیانیوں کو علمی محاذ پر دلائل کے ساتھ مسلسل شکست دیتے چلے آرہے ہیں اور ۱۹۷۴ء میں آئینی ترمیم سے پہلے قادیانیوں کے دونوں گروہوں کے سربراہوں کو مسلسل کئی روز تک پارلیمنٹ میں اپنا موقف پیش کرنے اور مسلمان علماء کے دلائل کا جواب دینے کا موقع دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ قادیانیوں کے بارے میں حکومت کی حوصلہ افزا روش کا نتیجہ ہے کہ قادیانی راہنما کھلم کھلا مسلمانوں کے اجتماعی عقیدہ اور آئین کے متفقہ فیصلہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزا طاہر احمد کے خلاف آئین کی توہین اور ملت اسلامیہ کے جذبات کو مجروح کرنے کے الزام میں فی الفور مقدمہ چلایا جائے۔ (بشکریہ روزنامہ جنگ ۱۸ فروری ۱۹۸۳ء)

مرزائیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روکا جائے

بہاولپور ۱۴ فروری (نامہ نگار) ضلع بہاولپور کے ممتاز علماء کا ایک اہم اجلاس خطیب شہر قاضی محمد عظیم الدین علوی کی صدارت میں جامع مسجد الصادق بہاولپور میں منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے چند قرار دادیں منظور کی گئیں۔ علمائے بہاولپور کی انتظامیہ اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے باز رکھا جائے انہوں نے کہا ہے کہ چک شاہدرہ کے قریب کوثر کالونی میں مرزائیوں نے ایک رہائشی پلاٹ پر بیت الذکر کا بورڈ لگایا جو انتشار کا موجب ہے اس کے علاوہ ون یونٹ کالونی کے قریب مشتاق کالونی جو مسلمانوں کی آبادی ہے عیسائی گرجا گھر بنانے کی کوشش میں ہیں۔ خالص مسلم آبادی میں عیسائیوں کو عبادت گاہ کی تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

[illegible]

برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد۔ کہ میں بشارت سنانے کے لئے آیا ہوں۔ اپنے بعد آنے والے رسول کی جس کا نام نامی اسم گرامی احمد ہوگا۔ اب اگر اس مرحلے پر ایک سوال دل میں پیدا ہو تو اس کا جواب سن لیجئے کہ انبیاء سابقین تو بشارت سناتے رہے ہیں اسکے آنے والے نبی کی و اذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین اس آیت کے اندر بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے کے لئے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح سے اللہ تعالیٰ نے میثاق لیا تھا لیکن کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی آنے والے نبی کے متعلق کچھ فرمایا ہے یہ بھی تجسس ہونا چاہئے یہ حضرت نوح سے لے کر حضرت عیسیٰ تک سارے نبی بشارت سناتے رہے کہ ایک نبی آخر الزمان آئے گا مگر نبی آخر الزمان نے آنے والے کے متعلق کچھ فرمایا ہے یا نہیں۔ مگر آنے والے کے متعلق آپؐ نے ایک تعارف اور ایک علامت بیان کر دی ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد آنے والے ثلٰثون کذّابون دجّالون۔ تیس ۳۰ کذاب و دجال میرے بعد آئیں گے کلّھم یزعم انّہٗ نبی اللّٰہ ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ اللہ کا پیغمبر ہے۔ وانا خاتم النبیین لانبی بعدی مگر میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں یہ اٹھانا ہے بھیں اور آپ کو اس سلسلے میں بھی بہت کچھ کی ضرورت ہے اس بات کو پھیلاؤ اور اتنا پھیلاؤ کہ اس کے لئے ایک راستہ ہموار ہو جائے آپ بخوبی اس بات کو اس اسٹیج سے سن چکے ہیں کہ ہم نے ایک وقت نظام مصطفےٰؐ کے لئے بڑی کوشش جدوجہد اور قربانیاں دیں ان قربانیوں کے سامنے ایک میدان نکلا۔ ابھی تک اس میدان پر عمارت قائم نہیں ہو سکی لیکن میدان تو بن گیا۔ سامنے طاغوتی طاقتیں تھیں ان کا قلع قمع تو ہوا اسی طریقے پر یہ بات ہے کہ سب سے پہلے مرحلے پر یہ کام کرنا چاہئے دوسرا ابھی یہ کام کرنا ہے کہ ان کے وہ تمام لٹریچر اور پرچے جن میں یہ لوگ اسلام کے عنوان سے اپنی غلط باتوں کی ترجمانی اور تبلیغ کر رہے ہیں اُن کو خلاف ضابطہ حکومت پاکستان قرار دے کر ان کے اوپر عملی قدم اٹھانا چاہئے اس لئے کہ کوئی جماعت جب کہ قانون حکومت کی رو سے اسلام سے خارج ہو چکی وہ دعویٰ کرے کہ یہ ہمارا پیش کردہ کفر اسلام ہے ہم اسلام کی بات کرتے ہیں تو ان کو اسلام کی ترجمانی کا کوئی حق نہیں ہے پھر آپ نے فرمایا کہ آپ تمام سامعین اس بات سے متفق ہیں سب نے کہا جی ہاں ضرور ضرور متفق ہیں۔ قادیانی اگر یہ کہتے ہیں کہ قادیانیت کی یہ چیزیں ہیں۔ قادیانیت کے یہ امور ہیں وہ صرف قادیانیت کے عنوان (اسلام کے عنوان سے نہیں) سے بے شک اپنے پرچوں میں اپنی تقاریر میں بیان کریں لیکن اگر کوئی قادیانی یوں کہے کہ میں مسلمان ہوں قادیانی یہ کہے کہ یہ اسلام کی چیز ہے وہ خلاف ضابطہ اور قابل گرفت جرم ہے اور یہ جرم اسلام کا ہے ہی اور محمدی بارگاہ میں جرم تو ہے ہی۔ مگر ساتھ ساتھ یہ حکومت کی عدالت اور قانون ملکی کے لحاظ سے بھی جرم ہے مجھے کوئی قانون دان سمجھائے کہ یہ جرم نہیں ہے! میں سارے ملکوں کے قانون دانوں کو اس بات پر دعوت سخن دیتا ہوں ایک قانون حکومت نے جاری کر دیا کیا حکومت کی بغاوت حکومت میں برداشت کی جا سکتی ہے! حکومت نے ایک فیصلہ کیا ہے، حکومت نے ایک آرڈر جاری کر دیا ہے اُس فیصلے کے خلاف علی الرغم کوئی جماعت یہ کہتی ہے کہ ہم مسلمان ہیں، ہمارے مذہب میں یہ چیزیں اسلامی ہیں وہ اسلام کا لیبل لگاتے ہیں تو یہ حکومت کی بغاوت ہے اور حکومت کو یہ بغاوت برداشت نہیں کرنی چاہئے اس لئے آپ کو دوسرا عملی قدم یہ اٹھانا ہے اور تیسرا عملی قدم یہ اٹھانا ہے کہ ان کے ساتھ میل جول تعلقات اور ان کی چیزوں کی خرید و فروخت قطعاً بند کر دی جائے اور اس کے لئے تنظیمی طور پر خوب کام کرنا چاہئے تاکہ اس نہج پر کام کر کے اس کے نتائج حاصل کئے جا سکیں یہاں کا قادیانی عرب کا اسرائیل ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ خطرناک ہے، اسرائیل کی حکومت کو پاکستان نے تسلیم نہیں کیا ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ قادیانیوں کے دفتر، ان کے مراکز ان کی جماعتیں وہاں کام کریں اور پھر حکومت اس پر خاموشی سے بیٹھی رہے یہ بات سمجھ میں آنے والی نہیں ہے۔ ان نکات کو بطور تحریک کے لیکر اٹھنے کی ضرورت ہے۔ اور اس تحریک کو قانونی شکل دینے کے لئے اجتماعی قوت کی ضرورت ہے۔ تو انشاء اللہ کامیابی نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی توفیق اور ہدایت سے سرفراز فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

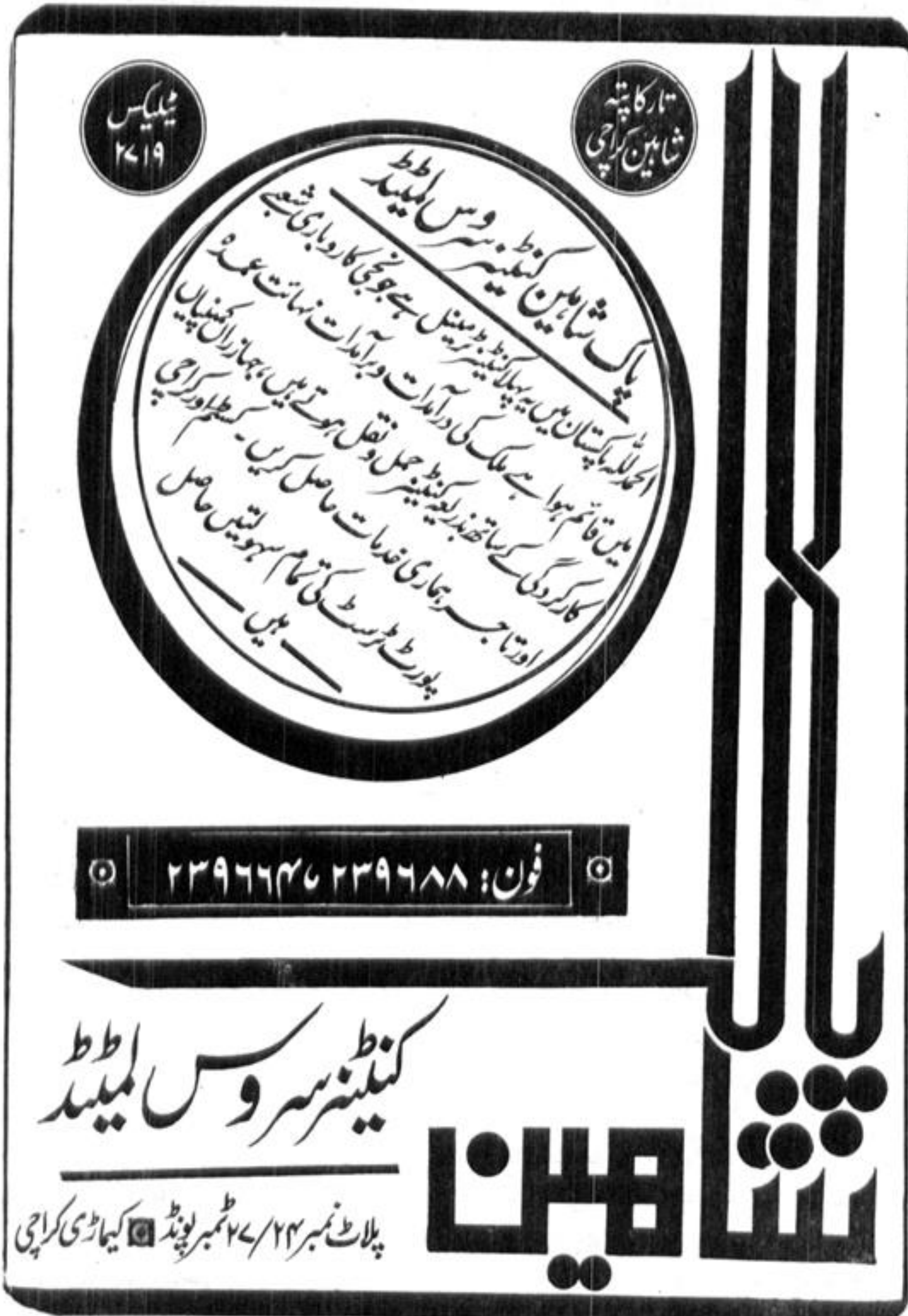

تار کا پتہ شاہین کراچی
ٹیلیکس ۲۷۱۹
پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ
الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں
فون: ۲۳۹۶۸۸، ۲۳۹۶۶۴
پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ
پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کے
دو نسخے آنا ضروری ہے

تبصرہ کتب

منظور احمد الحسینی

نام کتاب :- حج کا مسنون طریقہ
مرتبہ :- حافظ نذیر احمد نقشبندی
صفحات :- ۵۶
قیمت :- درج نہیں
ملنے کا پتہ :- انجمن نصرۃ القرآن جامع مسجد مدینہ، مدنی محلہ گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ۔

اسلام کے پانچ ارکان میں سے آخری اور تکمیلی رکن حج بیت اللہ ہے اور یہ ایسا دلآویز موضوع ہے کہ اس پر کوئی نہ کوئی کتابچہ کچھ عرصہ بعد منصۂ شہود پر آہی جاتی ہے۔

حج کے احکام و مسائل فقہ کا اہم ترین موضوع ہے اس پر بلند پایہ علماء کرام نے بڑی تحقیق و تدقیق سے مختصر و مطوّل کتب تالیف فرمائی ہیں، زیر نظر رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ عام لوگ حج کے آداب و زیارت سے قطعاً ناآشنا ہوتے ہیں فاضل مرتب نے انتہائی عمدگی کے ساتھ اس کتابچہ کو مرتب کیا ہے کہ حج کے تمام مقامات کی دعاؤں اور اعمال مسنونہ کو اس مجموعے میں یکجا کر دیا ہے۔ بیت اللہ اور روضۂ اقدس کے مہمان اگر اس کو ساتھ لے جائیں تو بہت مفید رہے گا۔

نام کتاب :- اللہ کی رحمت کا خزانہ
مرتبہ :- مولانا نذیر احمد نقشبندی
ضخامت :- ۱۹۲ صفحات
طباعت :- انتہائی عمدہ رنگین صفحات مُنہرا پلاسٹک کا سرورق
ملنے کا پتہ :- انجمن نصرۃ القرآن جامع مسجد مدینہ مدنی محلہ گھنٹہ گھر گوجرانوالہ یہ کتاب اسم بامسمّٰی ہے صحیح معنیٰ میں عمل کرنے والے کے لئے واقعی یہ گرانقدر سرمایہ ہے بقول مولف ذیشان "اس کتاب میں یازدہ سورہ شریف کے ساتھ ساتھ، حضور علیہ السلام کی پیاری دعائیں، مکمل طریقۂ حج، فضائل درود شریف فضائل نماز وغیرہ.... ہیں کہ اس کا ہر گھر میں ہونا بے حد ضروری ہے اور حج کرنے والے حضرات بھی اس سے پورا نفع حاصل کر سکتے ہیں۔"

مذکورہ بالا عنوانات کے علاوہ قرآنی اعمال اور دعائیں بھی شامل کر دی گئی ہیں آخر میں ذکر اللہ کے فضائل، اسماء حسنیٰ اور شجرہ عالیہ نقشبندیہ سعدیہ بھی ہے۔

نام کتاب :- راہ جنت (پاکٹ سائز)
مرتبہ :- مولانا نذیر احمد نقشبندی
ضخامت :- ۱۶۰ صفحات
ملنے کا پتہ :- انجمن نصرۃ القرآن جامع مسجد مدنی محلہ گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔

اس کتاب میں حقیقتاً جنت کا راستہ بتلایا گیا ہے ارکان اسلام کے علاوہ، قرآن مجید اور اس کی مختلف سورتوں کے فضائل، فرائض و نوافل نماز کی فضیلت، فضائل ذکر اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری دعائیں، فضائل درود شریف، چہل حدیث قدسی، اور اسماء حسنیٰ درج ہیں طباعت و کتابت نفیس ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف کے لئے ان کی تمام کتب کو ذخیرہ آخرت اور مسلمانوں کے لئے راہِ ہدایت و جنت بنائے۔ آمین

نوٹ :- ناشرین کی طرف سے اس امر کا اعلان ہے کہ "انجمن کا کاروبار نہیں صرف تبلیغ دین ہے، تبلیغ دین کے لئے ہر شخص کو انجمن

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

گلہائے عقیدت

علی اصغر چشتی

کہاں جا رہا ہے ساقی بھرا سرخ جام لیکر
اے نسیمِ صبحگاہی، یہ نظر کا دام لے کر

شبِ ہجر کے جو نالے ہوئے آہِ صبحگاہی
وہی "آہ" رو رہے ہیں۔ میرے دل کا نام لیکر

کئی لاکھ بار دیکھوں یہ ازل سے ہے تمنا!
تیری پُروقار صورت۔ میں بھی اذنِ عام لیکر

مجھے کچھ پتہ نہیں ہے میں بس اتنا جانتا ہوں۔
تیرے عشق نے دیا ہے۔ مجھے یہ مقام لیکر

تیری یاد سے ہے جینا۔ تیری یاد سے ہے مرنا
میں نے زندگی گذاری تیرا پاک نام لیکر

میرے ذہن و دل کے مالک میری مدعا یہی ہے
میرے دل کو خوش کئے جا۔ یہ میرا اسلام لیکر

میرے نالے سن کے گل نے کہا بلبلِ چمن کو!
کہیں پی گیا ہے چشتی، وہی سرخ جام لیکر